احناف کے نزدیک نماز میں رفع یدین نہ کرنا کن احادیث کریمہ سے ثابت ہے۔؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب

رفع یدین سے مراد نماز کی حالت میں تکبیر کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھانا ہے، وتر اور عیدین کی نماز کے علاوہ عام نمازوں میں صرف تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہی رفعِ یدین کرنا مسنون ہے، اور یہ مسئلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ سے مختلف فیہ ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رفع یدین کرتے تھے اور بعض نہیں کرتے تھے، اسی وجہ سے مجتہدینِ امت میں بھی اس مسئلہ میں اختلاف ہوا ہے، حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترکِ رفع یدین والی روایات کو راجح قرار دیا ہے، کئی اکابر صحابہ کرام کا معمول ترکِ رفع کا تھا، اور یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل ہے، احناف کے نزدیک ترکِ رفع یدین ہی سنت ہے۔

تکبیر تحریمہ کے علاوہ دیگر مواقع پر رفعِ یدین نہ کرنے کے دلائل درج ذیل ہیں

حدیث شریف کی مشہور کتاب مسند ابی یعلی میں ہے:1 "عن البراء قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع يديه حين استقبل الصلاة، حتى رأيت إبهاميه قريبًا من أذنيه ثم لم يرفعهما." (مسند البراء بن عازب رضي الله عنه، ج:3، ص210، ط: دار الحديث - القاهرة۔ حیدری)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دونوں ہاتھوں کو اٹھایا جس وقت نماز شروع فرمائی تھی، حتی کہ میں نے دیکھا کہ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو دونوں کانوں کے قریب پہنچایا، اس کے بعد پھر اخیر نماز تک دونوں ہاتھوں کو نہیں اٹھایا۔

شرح معانی الآثار میں ہے: 2 "عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يرفع يديه في أوّل تكبيرة ثم لا يعود." (باب بيان مشكل ما روي عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا المعنى (، ج15، ص:35، ط: مؤسسة الرسالة- حيدري)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ صرف شروع کی تکبیر میں دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے، پھر اس کے بعد اخیر نماز تک نہیں اٹھاتے تھے۔

وفیہ ایضاً: " 3عن المغيرة قال: قلت لإبراهيم: حديث وائل أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يرفع يديه إذا افتتح الصلاة وإذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع. فقال: إن كان وائل رآه مرةً يفعل ذلك فقد رآه عبد الله خمسين مرةً لا يفعل ذلك. (باب بيان مشكل ما روي عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا المعنى، ج15، ص: 37، ط: مؤسسة الرسالة- حيدري)

ترجمہ: حضرت مغیرہؒ نے حضرت امام ابراہیم نخعیؒ سے حضرت وائل ابن حجرؓ کی حدیث ذکر فرمائی کہ حضرت وائل بن حجرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے جب نماز شروع فرماتے اور جب رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اس پر ابراہیم نخعیؒ نے مغیرہ سے کہا کہ اگر وائل بن حجرؓ نے حضور ﷺ کو اس طرح رفع یدین کرتے ہوئے ایک مرتبہ دیکھا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور کو پچاس مرتبہ رفع یدین نہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(کیوں کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ مدینہ کے رہائشی نہ تھے، بلکہ اسلام قبول کرنے کے بعد چند دن مدینہ منورہ میں رہ کر اسلامی تعلیمات سیکھ کر تشریف لے گئے تھے، جب کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سفر وحضر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے والے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمِ خاص بھی تھے، اور لسانِ نبوت سے علم وفضل کی سند بھی حاصل کر چکے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو ان کی پیروی کا حکم بھی دیا ہے، نیز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی ان سے علم حاصل کرتے تھے اور فتویٰ لیتے تھے، حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر اور اصحابِ فضل وعلم صحابہ کرام نے ان کے کمالِ علم کی تعریف فرمائی۔)

صحیح مسلم میں ہے: 4 "عن جابر بن سمرة قال: خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: مالي أراكم رافعي أيديكم كأنها أذناب خيل شمس اسكنوا في الصلاة." (كتاب الصلاة، باب الأمر بالسكون في الصلاة، والنهي عن الإشارة باليد، ج:1، ص:322، ط: دار إحياء التراث العربي- حيدري)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف تشریف لا کر فرمایا: مجھے کیا ہو گیا کہ میں تم لوگوں کو نماز کے اندر اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے دیکھتا ہوں، گویا کہ ایسا لگتا ہے جیسا کہ بے چینی میں گھوڑے اپنی دم کو اوپر اٹھا اٹھا کر ہلاتے ہیں، تم نماز کے اندر ایسا ہر گز مت کیا کرو، نماز میں سکون اختیار کرو۔

سنن ترمذی میں ہے: 5 "عن علقمة، قال: قال عبد الله بن مسعود: «ألا أصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم،» فصلى، فلم يرفع يديه إلا في أول مرة." (أبواب الصلاة، باب رفع اليدين عند الركوع، ج:1، ص:297، ط: دار الغرب الإسلامي-حیدری)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ تم آگاہ ہو جاؤ! بے شک میں تم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھا کر دکھاتا ہوں، یہ کہہ کر نماز پڑھائی اور اپنے دونوں ہاتھوں کو صرف اول تکبیر میں اٹھایا پھر پوری نماز میں نہیں اٹھایا۔

سنن نسائی میں ہے: 6 "عن علقمة، عن عبد الله أنه قال: «ألا أصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فصلى، فلم يرفع يديه إلا مرة واحدة»." (كتاب التطبيق، باب رفع اليدين حذو المنكبين عند الرفع من الركوع، الرخصة في ترك ذلك، ج:2، ص:195، ط: المكتبة التجارية الكبرى بالقاهرة-حیدری)

ترجمہ: حضرت علقمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ آگاہ ہو جاؤ! میں تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں، یہ کہہ کر نماز پڑھی تو اپنے دونوں ہاتھوں کو صرف ایک مرتبہ اٹھایا پھر نہیں اٹھایا۔

سنن الکبری للبیہقی میں ہے: 7 "عن عبد الله بن مسعود قال: صليت خلف النبي صلى الله عليه وسلم، وأبي بكر وعمر فلم يرفعوا أيديهم إلا عند افتتاح الصلاة." (كتاب الصلاة، باب من لم يذكر الرفع إلا عند الافتتاح، ج:3، ص:496، ط: مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية-حیدری)

ترجمہ: حضرت علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعودؓ نے فرمایا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کے پیچھے نماز پڑھی ہے ان میں سے کسی نے اپنے ہاتھوں کو تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ کسی اور تکبیر میں نہیں اٹھایا۔

(معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما جو باتفاقِ امت سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے افضل ہیں، اور دنیا و آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب ہیں، صحابہ کرام میں سب سے اَعلم ہیں انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے سنت اسی کو

سمجھا کہ تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ رفعِ یدین نہ کیا جائے۔ آگے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل بھی بحوالہ آرہا ہے کہ وہ بھی تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ رفعِ یدین نہیں کرتے تھے، گویا خلفاءِ راشدین مہدیین رضی اللہ عنہم کا عمل ترکِ رفع یدین ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خلفاءِ راشدین کا طریقہ اختیار کرنے کا بھی حکم فرمایا ہے، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رفعِ یدین کے بارے میں صریح روایت نہ بھی منقول ہوتی اور خلفاءِ راشدین کا عمل اسی طرح ہوتا تو بھی یہ ترکِ رفع کے سنت ہونے کی کافی دلیل تھی، کیوں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دین کے حوالے سے کوئی بات بلا دلیل نہ کہتے تھے نہ عمل کرتے تھے۔)

موطا امام مالک میں ہے: 8 "عن عاصم بن كليب الجرمي عن أبيه قال: رأيت علي بن أبي طالب رفع يديه في التكبيرة الأولى من الصلاة المكتوبة ولم يرفعهما فيما سوى ذلك." (أبواب الصلاة، باب: افتتاح الصلاة، ج:58، ص103، ط: المكتبة العلمية. حيدری)

ترجمہ: عاصم بن کلیب اپنے والد کلب جرمی سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ فرض نماز میں صرف تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھاتے تھے، اور اس کے علاوہ کسی اور تکبیر میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

فقط واللہ أعلم بالصواب

کتبہ

أبو الحماد محمد إسرافیل حیدري المداري

عفا اللہ عنہ وعن والدیہ ومشایخہ والمسلمین

اس فتوی کو اور دیگر تمام مداریہ دار الافتاء سے شائع ہونے والے فتووں کو MADAARIMEDIA.COM پر پڑھ سکتے ہیں اور ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں

Madaarimedia.Com